کراماتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی 02
دریائے نیل کے نام خط 15
[illegible] 17
فاروقِ اعظم کا عشقِ رسول 28
[illegible] 39
فاروقِ اعظم کے متعلق عجیب معلومات 45
پانی پینے کے 12 مدنی پھول 52

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کراماتِ فاروقِ اَعظَم (1)

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے جذبۂ عقیدت ومحبّت کو فُزُوں تر ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

وزیرِ رِسالت مآب، آسمانِ صَحابیّت کے دَرَخشاں ماہتاب، نِظامِ عدل کے روشن آفتاب، امیرُالمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ (صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ و اٰلِہٖ سَلَّمَ) یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری

مدینہ

(1) یہ بیان امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (09-12-17/۲۹ذُوالحجۃ الحرام ۱۴۳۰ھ) میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلس مکتبۃ المدینہ**

رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی (یعنی دُعا قبول نہیں ہوتی) جب تک تم اپنے نبیِّ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۲۸ حدیث ۴۸۶ دار الفکر بیروت)

حضرت علاّمہ کفایت علی کافی علیہ رحمۃ الشافی فرماتے ہیں:

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرود شریف نہ ہووے حَشر تلک بھی بر آوَر[1] حاجات

قبولیّت ہے دُعا کو دُرود کے باعِث یہ ہے دُرود کہ ثابت کرامت وبَرَکات

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 346 صَفَحات پر مُشتَمِل کتاب ''کراماتِ صحابہ'' صَفْحہ 74 پر شیخُ الحدیث حضرتِ علاّمہ مولانا عبدُالمصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی تحریر فرماتے ہیں جس کا خُلاصہ کچھ یوں

(1) بر آور کا معنٰی ہے پورا ہونا۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم : جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے: امیرُ الْمُؤمِنِین، حامیُ دینِ متین، مُحِبُّ المسلمین، غیظُ المنافقین، امام العادلین، مُتَمِّمُ الْاَربَعِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُ نا ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک لشکر کا سِپہ سالار بنا کر سرزمینِ ''نَہاوَنْد'' میں جہاد کے لئے رَوانہ فرمایا۔ سپہ سالارِ لشکرِ اسلامیہ حضرتِ سیِّدُ نا سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کُفّارِ نا ہنجار سے برسرِ پَیکار تھے کہ وزیرِ رسولِ انور حضرتِ سیِّدُ نا عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مسجدِ نَبَوِی الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے منبرِ اَطہر پر خطبہ پڑھتے ہوئے اچانک اِرشاد فرمایا: ''یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کرلو۔'' حاضِرینِ مسجد حیران رہ گئے کہ لشکرِ اسلام کے سِپہ سالار حضرتِ سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تو مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیمًا سے سینکڑوں مِیل دُور سرزمینِ ''نَہاوَنْد'' میں مصروفِ جِہاد ہیں، آج امیرُ الْمُؤمِنِین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُنہیں کیونکر اور کیسے پکارا؟ اِس اُلجھن کی تشفّی تب ہوئی جب وہاں سے فاتحِ نَہاوَنْد حضرتِ سیِّدُ نا سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قاصِد (یعنی نمائندہ) آیا اور اُس نے خبر دی کہ میدانِ جنگ میں

کُفّار جفا کار سے مُقابلے کے دوران جب ہمیں شِکَست کے آثار نظر آنے لگے، اِتنے میں آواز آئی: ''**یَا سَارِیَۃُ الْجَبَل** یعنی اے سارِیہ! پہاڑ کی طرف پیٹھ کرلو۔'' حضرتِ سیِّدُنا سارِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **یہ تو امیرُ الْمُؤمِنِین**، خلیفۃُ المسلمین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آواز ہے اور پھر فوراً ہی اپنے لشکر کو پہاڑ کی طرف پُشت کر کے صَف بندی کا حُکم دے دیا، اِس کے بعد ہم نے کُفّارِ بداطوار پر زوردار یلغار کردی تو ایک دم جنگ کا پانسہ ہی پلَٹ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں اسلامی لشکر نے کُفّارِ نابَکار کی فوجوں کو روند ڈالا اور عَساکِرِ اسلامیہ (یعنی اسلامی فوجوں) کے قاہِرانہ حملوں کی تاب نہ لا کر لشکرِ اشرار میدانِ کارزار سے فِرار اختیار کر گیا اور **افواجِ اسلام نے فتحِ مبین کا پرچم لہرادیا۔** (دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْہَقِی ج٦ ص ٣٧٠ دارالکتب العلمیۃ بیروت، تاریخ دمشق لابن عساکِر ج٤٤ ص٣٣٦ دارالفکر بیروت، تارِیخُ الْخُلَفاء ص٩٩، مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج٤ ص٤٠١ حدیث٥٩٥٤ دارالکتب العلمیۃ بیروت، حجۃ اللہ علی العالمین ص ٦١٢، مرکز اھلسنت برکاتِ رضا الھند)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مُراد آئی مُرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی
ملا حاجت روا ہم کو درِ سلطانِ عالم سا (ذَوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنِین، فاتحِ اَعظم حضرتِ سیِّدُ نا فارُوقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِس عالیشان کرامت سے علم وحِکمت کے کئی **مَدَنی پھول** چننے کو ملتے ہیں:

﴿1﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین، مُحبُّ المسلمین، ناصِرِ دینِ مُبین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **مدینۂ طَیِّبہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے سینکڑوں میل کی دُوری پر **"نَہاوَنْد"** کے میدانِ جنگ اور اُس کے اَحوال وکَیفیّات کو دیکھ لیا اور پھر عَساکِرِ اِسلامیہ کی **مشکلات کا حل بھی فوراً لشکر کے** سِپہ سالار کو بتا دیا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی قوّتِ سَماعت وبَصارت (یعنی سننے اور دیکھنے کی طاقت) کو عام لوگوں کی قُوّتِ سَماعت وبصارت پر ہرگز ہرگز قِیاس نہیں

کرنا چاہیے بلکہ یہ اعتِقاد رکھنا چاہیے کہ اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اپنے **محبوب بندوں کے کانوں اور آنکھوں میں عام انسانوں سے بہت ہی زیادہ طاقت رکھی ہے** اور ان کی آنکھوں، کانوں اور دوسرے اَعضاء کی طاقت اِس قدر بے مِثْل و بے مثال ہے اور اُن سے ایسے ایسے کارہائے نُمایاں اَنجام پاتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر **کرامت** کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ ﴿2﴾ وزیرِ شَہَنشاہِ نُبُوَّت، رُکنِ قصرِ مِلَّت حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سینکڑوں مِیل دُور نہاوند کے مقام پر پہنچی اور وہاں سب اہلِ لشکر نے اس کو سُنا۔ ﴿3﴾ جانشینِ رسولِ مقبول، گلشنِ صَحابیّت کے مہکتے پھول، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکت سے اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ (کراماتِ صَحابہ ص ٧٤ تا ٧٦، مِرقاۃُ الْمَفاتِیح ج ١٠ ص ٢٩٦ تحتَ الحدیث ٥٩٥٤ ملخصاً، دار الفکر بیروت) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت**

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ھو۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صَحرا کر دیا　　کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم　　اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طِلسم (1) مُنہدِم　　کس نے اِلٰہی! قصرِ کسریٰ (3) کر دیا (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم کا تَعارُف

خلیفۂ دُوُم، جانَشینِ پیغمبر، وزیرِ نبیِّ اَطہر حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **کُنیَت** ''**ابوحَفْص**'' اورلقب ''**فاروقِ اَعظم**'' ہے۔ایک روایت میں ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **39** مردوں کے بعد، **خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُعا سے اِعلانِ نُبُوَّت کے چھٹے سال

(1) جادو　(2) گرانا　(3) بادشاہِ ایران کا محل۔

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

میں ایمان لائے، اسی لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **مُتَمِّمُ الْاَربَعِین** یعنی ''40 کا عدد پورا کرنے والا'' کہتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حضور رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ محترم میں اِعلانیہ نَماز ادا فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ کُفّارِ ناہنجار سے برسرِ پَیکار رہے اور شاہِ خیرُ الانام، رسولِ عالی مقام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام اسلامی تحریکات اور صُلح و جنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں وزیر و مُشیر کی حیثیَّت سے وفادار و رفیقِ کار رہے۔ مُحسِنِ اُمَّت، خلیفۂ اوّل، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعد حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مُنتخَب فرمایا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تختِ خِلافت پر رَونَق اَفروز رہ کر جانَشینیِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام تر ذِمّے داریوں کو بطَریقِ اَحسن سرانجام دیا۔

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پردُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نَمازِ فَجر میں ایک بدبخت ابولؤلؤہ فیروز نامی (مجوسی (یعنی آگ پوجنے والے) کافِر نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خنجر سے وار کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادَت سے سرفراز ہوگئے۔ بوقتِ وَفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عُمر شریف **63** برس تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا صُہَیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نَمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نُبُوَّت سے فَیضیاب خلیفۂ رسالت مآب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطّاب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ روضۂ مُبارَکہ کے اندر حضرتِ سیِّدُنا صِدیقِ اَکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلوئے اَنور میں مَدفون ہوئے جو کہ سرکارِ انام صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے مبارک پہلو میں آرام فرما ہیں۔ (الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشرۃ ج ۱ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، تارِیخُ الْخُلَفاء ص۱۰۸ وغیرہ) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

قُرْبِ خاص

حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دُنیَوی حیات میں بھی اور بعدِ مَمات بھی سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قُربِ خاص عطا کیا گیا چُنانچہ عاشقِ مصطفٰے ،فِدائے جملہ صحابہ، محبِّ اَولیاء و اصفیا شاہ امام احمد رضا عَلَیہِ رَحمَۃُ رَبِّ الوَرا فرماتے ہیں:

محبوبِ ربِّ عَرش ہے اس سبز قُبّہ میں پہلو میں جلوہ گاہ عتیق وعُمَر کی ہے
سَعدَین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے[1]

اور کسی محبت والے نے کہا ہے:

حیاتی میں تو تھے ہی خدمتِ محبوبِ خالق میں
مَزار اب ہے قریبِ مصطفٰے فاروقِ اَعظَم کا

---

(1) سعدین دو سعید سیّاروں کے نام ہیں۔ یہاں سعدین سے مراد حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ماہ وقمر یعنی چاند رسولِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور تارے 70 ہزار ملائکہ ہیں جو مَزارِ پُراَنوار پر چھائے ہوئے ہیں۔

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صاحِبِ کرامات

بارگاہِ نُبُوَّت سے فیضیاب، آسمانِ رِفعت کے دَرَخْشاں ماہتاب حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اَکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد تمام صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اَفضل ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صَاحِبُ الْکَرَامَات اور جَامِعُ الْفَضَائِل وَالْکَمَالات ہیں۔ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیگر خُصُوصِیّات کے ساتھ ساتھ بہت سی کرامات کا تاجِ فضیلت دے کر دوسروں سے ممتاز فرمادیا۔

کَرامَت حقّ ھے

زمانۂ نُبُوَّت سے آج تک کبھی بھی اِس مسئلے (مَس۔ءَ۔لے) میں اہلِ حقّ کے درمیان اِختلاف نہیں ہوا سبھی کا مُتَّفِقہ عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیاءِ عِظَام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں

اللہ والوں کی کرامات کا صُدورو ظُہور ہوتا رہا اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ مُنقطِع (مُن۔قَ۔طِع یعنی ختم) نہیں ہوگا، بلکہ ہمیشہ اَولیاءُ اللہ رَحِمَهُمُ الله سے کرامات صادِر وظاہِر ہوتی رہیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کَرامَت کی تعریف

اب اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَنبعِ عِلْم وہُنَر حضرتِ سیِّدُ نا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مزید چند کرامات بَیان کی جائیں گی مگر پہلے کرامت کی تعریف سُن لیجئے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** جلد اول صَفحہ 58 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **کرامت کی تعریف** کچھ اس طرح بَیان فرماتے ہیں: "ولی سے جو بات خلافِ عادت صادِر ہو اُس کو کرامت کہتے ہیں۔" (بہارِ شریعت)

اَفضَلُ الاَولِیاء

عُلَمَاء و اَکابرینِ اسلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ تمام صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین **"اَفْضَلُ الاَوْلِیَاء"** ہیں۔ قیامت تک کے تمام اَولیاءُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہ اگرچِہ دَرَجۂ وِلایت کی بلند ترین منزِل پر فائز ہو جائیں مگر ہرگز ہرگز وہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالاتِ وِلایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللّٰہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ نے مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ رسالت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلاموں کو وِلایت کا وہ بلند و بالا مَقام عطا فرمایا اور اِن مُقدّس ہستیوں رِضْوَانُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین کو ایسی ایسی عظیمُ الشان کرامتوں یعنی بزرگیوں سے سرفراز فرمایا کہ دوسرے تمام اَولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے لئے اِس معراجِ کمال کا تصوُّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعالیٰ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکِرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اَولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کثرتِ کرامت، اَفضلیّتِ وِلایت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایت درحقیقت قُربِ بارگاہِ اَحدِیّت عَزَّوَجَلَّ کا نام ہے اور یہ قربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہوگا اُسی قدر اُس کا دَرَجۂ وِلایت بلند سے بلند تر ہوگا۔ صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن چونکہ نِگاہِ نُبُوَّت کے اَنوار اور فیضانِ رِسالت کے فُیُوض وبَرَکات سے مُستَفِیض ہوئے، اِس لئے بارگاہِ ربِّ لَمْ یَزَلْ عَزَّوَجَلَّ میں اِن بُزُرگوں کو جو قُرب وتَقَرُّب حاصل ہے وہ دوسرے اَولیاءُاللہ رَحِمَھُمُ اللّٰہ کو حاصِل نہیں۔ اِس لئے اگرچہ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن سے بہت کم کرامتیں منقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا دَرَجۂ وِلایت دیگر اَولیاءِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے حد دَرَجہ اَفضل واَعلٰی اور بلند وبالا ہے۔

سرکارِ دو عالَم سے ملاقات کا عالَم — عالَم میں ہے مِعراجِ کمالات کا عالَم
یہ راضی خدا سے ہیں خدا اِن سے ہے راضی — کیا کہئے صحابہ کی کرامات کا عالَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

دریائے نیل کے نام خط

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب، ''سَوانحِ کربلا'' صَفحہ 56 تا 57 پر صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی تحریر فرماتے ہیں: جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رسم ہے جب تک اس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا انہوں نے اِستفسار فرمایا: کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اس کے والدین سے لے کر عمدہ لباس اور نفیس زیور سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا اور اسلام پرانی واہیات رسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رسم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قصد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے امیرُ المُؤمِنین

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُ نا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔ حضرت سیِّدُ نا عَمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمِنِین کا خط پہنچا اور انہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اس میں لکھا تھا: ''(اے دریائے نیل!) اگر تو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور **اللہ** تعالیٰ نے جاری فرمایا تو میں واحِد و قہّار عَزَّوَجَلَّ سے عرض کرتا ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔'' حضرت سیِّدُ نا عَمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ رُقعہ دریائے نیل میں ڈالا ایک رات میں سولہ گز پانی بڑھ گیا اور یہ رسم مصر سے بالکل موقوف ہوگئی۔

(العظمة لابی الشیخ الاصبهانی ص۳۱۸ حدیث۹٤۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس رِوایَت سے معلوم ہوا کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظَم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حُکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانیوں پر بھی لہرا رہا تھا کہ دریاؤں کی رَوانی بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فرمانبردار تھی۔ نگاہِ نُبُوّت سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت سے تربِیّت یافتہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حُسنِ ایمان کی بَرَکات تھیں، ربِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے اہل مصر کو اِس بری رَسْم سے نَجات عطا فرمائی۔

ہم نے تقصیر کی عادت کر لی   آپ اپنے پہ قیامت کر لی
میں چلا ہی تھا مجھے روک لیا   مِرے اللہ نے رحمت کر لی (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناجائز رَسْم ورواج اور مسلمانوں کی حالتِ زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اَہلِ مِصر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے رسمِ بد جاری تھی اِسی طرح دورِ حاضِر میں بھی بعض قبیح اور ناجائز رُسومات زور پکڑتی جا رہی ہیں اور یہ خلافِ شَرع رُسومات مسلمانوں

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

کو پستی و بربادی کے عمیق گڑھے کی طرف دھکیلتی اور سنّتِ رسول اللہ عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دُور کرتی چلی جارہی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 170 صفحات پر مُشتَمِل ایک زبردست کتاب ''اِسلامی زندگی'' صَفحہ 12 تا 16 پر مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان نے بُری رُسومات اور مسلمانوں کے بگڑے ہوئے حالات کی جو کچھ کیفیات بیان فرمائی ہیں اُن کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: آج کون سا دَرد رکھنے والا دِل ہے جو مسلمانوں کی موجودہ پستی اور اِن کی موجودہ ذِلّت وخواری اور ناداری پر نہ دُکھتا ہو اور کون سی آنکھ ہے جو اِن کی غربت، مُفلِسی، بے روزگاری پر آنسو نہ بہاتی ہو، حکومت اِن سے چھِنی، دولت سے یہ محروم ہوئے، عزّت و وقار اِن کا ختم ہوچکا، زمانہ بھر کی مصیبت کا شکار مسلمان بن رہے ہیں، اِن حالات کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، مگر دوستو! فقط رونے دھونے سے کام نہیں چلتا بلکہ ضَروری یہ ہے کہ اِس کے عِلاج پر غور کیا جائے۔ عِلاج کے لئے چند چیزیں سوچنی چاہئیں (1) اصل بیماری کیا ہے؟ (2) اِس کی وجہ کیا؟ مرض کیوں پیدا ہوا؟ (3) اِس کا علاج کیا

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے؟ (4) اِس عِلاج میں پرہیز کیا کیا ہے؟ اگر اِن چار باتوں میں غور کرلو تو سمجھ لو کہ عِلاج آسان ہے۔ کئی لیڈرانِ قوم اور پیشوایانِ ملک نے اَقوامِ مسلِم کے عِلاج کا بیڑا اُٹھایا مگر ناکامی ہی ملی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جس کسی نیک بندے نے مسلمانوں کو اُن کا صحیح عِلاج بتایا تو بعض نادان مسلمانوں نے اُس کا مَذاق اُڑایا، اُس پر پَھبتیاں کسیں، زبانِ طعن دراز کی، غرضیکہ صحیح طبیبوں کی آواز پر کان نہ دھرا۔

مسلمانوں کی بادشاہت گئی، عزّت گئی، دولت گئی، وقار گیا، صرف ایک وجہ سے وہ یہ کہ ہم نے شریعتِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی پیروی چھوڑ دی، ہماری زندگی اسلامی زندگی نہ رہی۔ اِن تمام نُحوستوں کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی شرم اور آخرت کا ڈر نہ رہا۔ اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

دن لَھو میں کھونا تجھے شب صُبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی، خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

مسجدیں ہماری ویران، مسلمانوں سے سِنیما وتماشے آباد، ہر قسم کے

عُیُوب مسلمانوں میں موجود، ناجائز رسمیں ہم میں قائم ہیں، ہم کس طرح عزّت پا سکتے ہیں، جیسے کسی نے کہا ہے:

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دِل سے اِحساسِ زِیاں جاتا رہا

3 بیماریاں

مسلمانوں کی اَصل بیماری تو اَحکامِ خدا وسُنّتِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چھوڑنا ہے، اب اِس مَرَض کی وجہ سے اور بہت سی بیماریاں پیدا ہو گئیں۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی تین بیماریاں ہیں: **اوّل** روزانہ نئے نئے مذہبوں کی پیداوار اور ہر آواز پر مسلمانوں کا آنکھیں بند کر کے چل پڑنا۔ **دوسرے** مسلمانوں کی آپس کی ناچاقیاں، عداوَتیں اور مُقدَّمہ بازیاں۔ **تیسرے** جاہِل لوگوں کی گھڑی ہوئی خِلافِ شرع یا فُضول رَسمیں، اِن تین قِسم کی بیماریوں نے مسلمانوں کو تباہ کر ڈالا، برباد کر دیا، گھر سے بے گھر بنا دیا، مقروض کر دیا غرضیکہ ذِلّت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔

مذکورہ بیماریوں کا علاج

پہلی بیماری کا علاج یہ ہے کہ ہر بد مذہب کی صحبت سے بچو، اُس **عالمِ حق** اور **سُنّی ُّالمذھب شخص کے پاس بیٹھو** جس کی صحبت فیض اَثر سے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا عشق اور اتّباعِ شریعت کا جذبہ پیدا ہو۔

دوسری بیماری کا علاج یہ ہے کہ اکثر فتنہ وفساد کی جڑ دو چیزیں ہیں: ایک غصّہ اور اپنی بڑائی اور دوسرے حقوقِ شرعیہ سے **غفلت**۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ میں سب سے اونچا رَہوں اور سب میرے حقوق ادا کریں مگر میں کسی کا حق ادا نہ کروں اگر ہماری طبیعت میں سے غُرور وتکبُّر نکل جائے، عاجزی اور تواضُع پیدا ہوجائے، ہم میں سے ہر شخص دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھے تو اِنْ شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کبھی جھگڑے کی نوبَت ہی نہ آئے**۔

تیسری بیماری کہ ہمارے اکثر مسلمانوں میں بچّے کی پیدائش سے لے کر مرنے تک مختلف موقعوں پر ایسی تباہ کن رَسمیں جاری ہیں جنہوں نے **مسلمانوں**

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کی جڑیں کھوکھلی کردی ہیں۔شادی بیاہ کی رسموں کی بدولت ہزاروں مسلمانوں کی جائیدادیں، مکانات، دُکانیں سُودی قرضے میں چلی گئیں اور بہت سے اَعلیٰ خاندانوں کے لوگ آج کرایہ کے مکانوں میں گزر کررہے ہیں اور ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔اپنی قوم کی اس مصیبت کو دیکھ کر میرا دل بھر آیا۔ طبیعت میں جوش پیدا ہوا کہ کچھ خدمت کروں۔روشنائی کے چند قطرے حقیقت میں میرے آنسوؤں کے قطرے ہیں خدا کرے کہ اس سے قوم کی اصلاح ہو جائے۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ بہُت سے لوگ اِن شادی بیاہ اور دیگر فُضول رَسموں سے بیزار تو ہیں مگر برادَری کے طعنوں اور اپنی ناک کٹنے کے خوف سے جس طرح ہوسکتا ہے قرض لے کران جاہِلانہ رَسموں کو پورا کرتے ہیں۔کوئی تو ایسا مردِ مُجاہِد ہو جو بِلا خوف وخَطَر ہر ایک کے طعنے برداشت کر کے تمام ناجائز وحرام رَسموں پر لات ماردے اور سنّتِ سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو زندہ کر کے دکھادے کہ جو شخص سُــنّــت کو زندہ کرے اُس کو 100 شہیدوں کا ثواب ملتا

ہے۔ کیونکہ شہید تو ایک دفعہ تلوار کا زخم کھا کر دنیا سے پردہ کر جاتا ہے مگر یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نیک بندہ عمر بھر لوگوں کی زبانوں کے زخم کھاتا رہتا ہے۔ واضح رہے کہ مُروَّجہ رَسمیں دو قِسم کی ہیں: ایک تو وہ جو شرعاً ناجائز ہیں دوسری وہ جو تباہ کُن ہیں اور بَہُت دفعہ اُن کے پورا کرنے کے لئے مسلمان سُودی قرض کی نُحوست میں بھی مُبتلا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ سُود کا لین دین گناہِ کبیرہ ہے اور یوں یہ رُسُومات بَہُت ساری آفات میں پھنسا دیتی ہیں، اِن سے دُوری ہی میں عافیَّت ہے۔

(اِسلامی زندَگی ص ۱۲ تا ۱٦ بتصرف، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

(غلط وقبیح رسومات کے نقصانات جاننے اور اِن کے علاج کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے ''مکتبۃ المدینہ'' کی کتاب ''اسلامی زندگی'' ہدِیّۃً حاصل کر کے مطالعہ فرمائیے)۔

شادیوں میں مت گنہ نادان کر — خانہ بربادی کا مت سامان کر

چھوڑ دے سارے غَلَط رَسم ورواج — سنّتوں پر چلنے کا کر عہد آج

خوب کر ذِکرِ خدا و مصطَفٰے — دل مدینہ اُن کی یادوں سے بنا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبر والے سے گفتگو

مُدَّعائے رسول، رفیقِ رسول، مُشیرِ رسول، جاں نثارِ رسول، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ ایک صالح (یعنی نیک پرہیزگار) نوجوان کی قَبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فُلاں! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ فرمایا ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ ج

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

(پ ۲۷ الرحمٰن: ٤٦)

اے نوجوان! بتا! تیرا قبر میں کیا حال ہے؟ اُس صالح (یعنی باعمل) نوجوان نے قَبر کے اندر سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لے کر پکارا اور باآوازِ بلند دو مرتبہ جواب دیا: قَدْ اَعْطَانِیْهِمَا رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْجَنَّةِ. میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے یہ دونوں جنّتیں مجھے عطا فرما دی ہیں۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ٤٥ ص ٤٥٠)

دے خوفِ خدا بہرِ صِدّیق و فاروق
دے عشقِ شہِ بحروبَر یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! کیا شان ہے فاروقِ اَعظم حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ بعطائے ربِّ اکبر عزَّوَجلَّ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہلِ قَبْر کے اَحوال معلوم کرلئے ۔اِس رِوایَت سے یہ بھی پتا چلا کہ جو شخص نیکیوں بھری زندَگی گزارے گا اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزاں وترساں رہے گا، بارگاہِ الٰہی عزَّوَجلَّ میں کھڑا ہونے سے ڈرے گا، وہ اللّٰہُ رَبُّ الْعُلٰی عزَّوَجلَّ کی رحمت کامِلہ سے **دوجنّتوں** کا حقدار قرار پائے گا۔جوانی میں عِبادت کرنے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والوں کو مبارَک ہو کہ بروزِ قیامت جب سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، سایۂ عرش کے عِلاوہ اُس جاں گُزا (یعنی جان کو تکلیف میں ڈالنے والی) گرمی سے بچنے کا کوئی ذَرِیعہ نہ ہوگا تو اللّٰہُ رَحمٰن عزَّوَجلَّ ایسے **خوش قسمت**

مسلمان کو اپنے عرشِ پناہ گاہِ اہلِ فرش کا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جیسا کہ

سایۂ عرش پانے والے خوش نصیب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 88 صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟'' صَفْحَہ 20 پر حضرتِ سیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سَلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف خط لکھا کہ اِن صِفات کے حامِل مسلمان عرش کے سائے میں ہوں گے: (اُن میں سے دو یہ ہیں) (۱)......وہ شخص جس کی نَشو وَنُما اِس حال میں ہوئی کہ اُس کی صحبت، جوانی اور قُوَّت اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی پسند اور رِضا والے کاموں میں صَرف ہوئی اور (۲)......وہ شخص جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیا اور اُس کے خوف سے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۸ ص۱۷۹ حدیث۱۲ دارالفکر بیروت)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

یارب! میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دَم

دیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فاروقِ اعظم کا خوفِ خدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ جَنابِ صادِق واَمین، سیِّدُ الخائفین، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وا لہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ قطعی جنّتی ہونے کے باوُجود خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے گِریہ کُناں رہتے بلکہ خشیَّتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے رونے کے سبب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ پُر اَنوار پر دو سیاہ لکیریں پڑگئی تھیں چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 217 صفْحات پر مُشتَمِل کتاب ''اللہ والوں کی باتیں'' جلد اول، پہلی قسط، صَفْحَہ 129 پر حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ زندگی کے ایک حسین اور لائقِ تقلید گوشے کا ذکر ہے: حضرتِ عبداللہ بن عیسٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سے رِوایت ہے کہ صاحِبِ خوف وخشیّت ،نجمِ راہِ ہدایت ، منبعِ علم وحکمت حضرت سیِّدُ ناعمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ اَقدس پر بہُت زیادہ **رونے کی وجہ سے دو کالی لکیریں پڑ گئی تھیں۔**

(الزھد للامام احمد بن حنبل،حدیث۶۳۸،ص۱۴۹دارالغد الجدید)

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں

ذِکرِ مَحبَّت عام ہے لیکن سوزِمَحبَّت عام نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فاروقِ اَعظم کا جنّتی مَحَل

حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت، رسولِ رَحمت، مالکِ جنّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بشارت کے **مطابِق عشَرۂ مُبشَّرہ میں شامل قطعی جنّتی** ہیں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ محبوبِ رحمٰن، نبیِّ غیبِ دان، رسولِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ

وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں جنّت میں گیا، وہاں میں نے ایک محل دیکھا میں نے اِستِفسار کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے عرض کی: حضرتِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ میں نے چاہا کہ اندر داخل ہوکر اسے دیکھوں لیکن (اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ!) تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے ماں باپ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان، کیا میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر غیرت کرسکتا ہوں؟ (بُخاری ج ۲ ص ۵۲۵ حدیث ۳۶۷۹) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:

لَا وَرَبِّ العَرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللہ کی

خاک ہوکر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی

پہلے شعر کا مطلب ہے: عَرشِ اَعظم کے پیدا کرنے والے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس کسی کو جو کچھ ملا ہے سرکارِ والا تَبار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے در

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

سے ملا ہے، کیونکہ دونوں جہاں میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کا صدقہ تقسیم ہو رہا ہے۔ دوسرے شعر کے معنی ہیں: عشقِ رسول کی آگ میں جل کر راکھ ہونے والوں کو (مرنے کے بعد) چین کی نیند مُیَسَّر ہوتی ہے کیونکہ روح وجان کے لئے محمدٌ رسولُ اللہ عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت اِکسیر یعنی نہایت مؤثِّر اور مفید دوا کا درجہ رکھتی ہے۔

دُرَّہ پڑتے ہی زلزلہ جاتا رہا

ایک مرتبہ مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں زَلۡزَلہ آ گیا اور زمین زور زور سے ہلنے لگی۔ یہ دیکھ کر کرامت وعدالت کی اعلٰی مثال، صاحبِ عَظمت وجلال، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ جلال میں آگئے اور زمین پر ایک دُرّہ مار کر فرمانے لگے: قِرِّیۡ اَلَمۡ اَعۡدِلۡ عَلَیۡکِ (یعنی اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں نے تیرے اوپر عدل وانصاف نہیں کیا؟) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمانِ جلالت نشان سنتے ہی زمین ساکن ہوگئی (یعنی ٹھہر گئی) اور زلزلہ ختم

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہو گیا۔ (طبقات الشافعیۃ الکبری للسبکی ج ۲ ص ۳۲٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کو کتنی طاقت اور قوّت حاصل ہوتی ہے اور وہ کس قدر بلند شان کے حامل ہوتے ہیں۔ سچ ہے کہ جو خدا عَزَّوَجَلَّ کے ہوجاتے ہیں **خدائی اُن کی ہوجاتی ہے**۔ خُصوصاً حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ باعظمت شخصِیَّت ہیں جن کی شانِ رِفعت نشان خود رسولِ ذیشان، سرورِکون ومکان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیان فرمائی چُنانچِہ

''عُمَر فاروق'' کے 8 حُرُوف کی نسبت سے 8 فضائلِ حضرتِ عُمَر بزبانِ محبوبِ ربِّ اکبر

﴾1﴿ **مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیرٍ مِّنْ عُمَرَ** یعنی حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بہتر کسی آدمی پر سورج طُلوع نہیں ہوا۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج ۵ ص ۳۸٤ حدیث ۳۷۰٤)

ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿2﴾ آسمان کے تمام فرشتے حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی عزت کرتے ہیں اور زمین کا ہر شیطان ان کے خوف سے لرزتا ہے۔(1) ﴿3﴾ لَا یُحِبُّ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُھُمَا مُؤْمِنٌ یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے مومن مَحَبَّت رکھتا ہے اور مُنافق ان سے بغض رکھتا ہے۔(2) ﴿4﴾ عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی حضرت عُمَر بن خطّاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اہلِ جنّت کے چراغ ہیں۔(3) ﴿5﴾ ھٰذَا رَجُلٌ لَا یُحِبُّ الْبَاطِلَ یعنی یہ (حضرت عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وہ شخص ہے جو باطِل کو پسند نہیں کرتا۔(4) ﴿6﴾ تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا تو حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے۔(5) ﴿7﴾ رِضَا اللّٰہِ رِضَا عُمَرَ وَرِضَا عُمَرَ رِضَا اللّٰہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پسند حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پسند ہے اور حضرت عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پسند اللہ تعالیٰ کی

مــــدینہ

(1) تاریخ دمشق ج ٤٤ ص ٨٥ (2) تاریخ دمشق ج ٤٤ ص ٢٢٥ (3) مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ٩ ص ٧٧ حدیث ١٤٤٦١ دار الفکر بیروت (4) (مُسندِ اِمام احمد ج ٥ ص ٣٠٢ حدیث ١٥٥٨٥ دار الفکر بیروت (5) تِرمِذی ج ٥ ص ٣٨٨ حدیث ٣٧١٤

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

پسند ہے۔(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ٤ ص٣٦٨ حدیث ١٢٥٥٦ دارالکتب العلمیة بیروت) ﴿8﴾ اِنَّ اللّٰـہَ جَـعَـلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمَر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا۔'' (سُـنَـنِ تِـرمِـذی ج ٥ ص ٣٨٣ حـدیث ٣٧٠٢) مُفَسِّرِ شہیر حـکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ حق ہوتے ہیں اور زبان سے جو بولتے ہیں وہ حق بولتے ہیں۔ (مراۃ ج٨ ص٣٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ھمیں حضرت عُمَر سے پیار ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُـجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِیْن، وزیرِ سیِّدُ الْمُرسَلِین، مُحِبُّ المسلمین، امیرُ الْمُؤ مِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ نے عالیشان مرتبہ عطا فرمایا اور بہُت زیادہ عزّت وشرافت اور فضائل وکرامات سے نوازا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ رِفعت نشان کو تسلیم کرنا،

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو برحق جان کر راہِ ہدایت کا روشن مینار سمجھنا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے **مَحَبَّت** وعقیدت رکھنا بَہُت ضروری ہے جیسا کہ جلیل القدر صحابی حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ محبوبِ ربِ دو جہان، شاہِ کون ومکان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ توجُّہ نشان ہے: مَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنی جس شخص نے حضرت **عُمَر** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے حضرت **عُمَر** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے محبت کی۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج٥ص١٠٢ حدیث ٦٧٢٦ دارالکتب العلمیة بیروت)

وہ عُمَر وہ حبیبِ شہِ بحر و بر وہ عمر خاصۂ ہاشمی تاجور
وہ عمر کھل گئے جس پہ رحمت کے در وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سَقَر
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

جس سے محبت، اُسی کے ساتھ حشر

بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: خادِمِ بارگاہِ رِسالت حضرتِ

سیِّدُ نا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ رحمت، شفیعِ روزِ قیامت، مُخبِرِ اَحوالِ دُنیاوآخرت سے پوچھا کہ قِیامت کب آئے گی؟ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم نے اِس کے لئے کیا تیّاری کی ہے؟ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گُزار ہوئے: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس تو کوئی عمل نہیں، سوائے اِس کے کہ میں اللہ اور اُس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، محبوبِ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ. تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے مَحَبَّت کرتے ہو۔ حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اِتنا خوش نہیں کیا جتنا حُضورنبیِّ اَکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمانِ محبت نشان نے کیا کہ تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے مَحَبَّت کرتے ہو۔ پھر حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں حضورنبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے مَحَبَّت

کرتا ہوں اور حضراتِ ابوبکر و عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی، لہٰذا اُمّید وار ہوں کہ اِن کی مَحبَّت کے باعث اِن حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اَعمال اِن جیسے نہیں۔ (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۵۲۷ حدیث ۳۶۸۸ دارالکتب العلمیة بیروت)

ہم کو بُو بکر و عُمَر سے پیار ہے
اِنْ شَاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ اور اُس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے، آسمانِ ہدایت کے چمکتے دَمکتے سِتارے، دکھی دل کے سہارے، غلامانِ مصطَفٰے کی آنکھوں کے تارے حضرتِ سیِّدُنا ابوحَفْص عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اور اُن سے مَحبَّت کرنے کا اِنعام آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَحبَّت کرنا گویا رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحبَّت کرنا ہے اور مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بُغض وعداوت تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے

بُغض وعداوت کے مُترادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے، جس کا نتیجہ دنیا وآخرت کی ذلّت وذُلالت ہے۔

عَظَمتِ صحابہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب، ''سَوانحِ کربلا'' صَفحَہ 31 پر حدیثِ پاک منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، محبوبِ ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے: میرے اَصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! اِنہیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس نے اِنہیں محبوب رکھا میری مَحبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے اِن سے بُغض کیا اُس نے مجھ سے بُغض کیا، جس نے اِنہیں اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی، جس نے مجھے اِیذا دی بیشک اُس نے اللہ تعالٰی کو اِیذا دی، جس نے اللہ تعالٰی کو اِیذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالٰی اُسے گرِفتار کرے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۵ ص ۴۶۳ حدیث ۳۸۸۸)

ہم کو اصحابِ نبی سے پیار ہے   اِن شاءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''مسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (علیہم الرضوان) کا نہایت ادَب رکھے اور دل میں اُن کی عقیدت و مَحَبَّت کو جگہ دے۔ اُن کی مَحَبَّت حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی مَحَبَّت ہے اور جو بدنصیب صَحابۂ کِرام (علیہم الرضوان) کی شان میں بے ادَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دشمنِ خدا و رسول (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہے، مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔'' (سوانحِ کربلا ص ۳۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

اس شعر کا مطلب ہے کہ اہلسنّت کا بیڑا پار ہے کیونکہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِم

الرِّضوان اِن کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلِ بیتِ اَطہار عَلَیۡہِمُ الرِّضوان کشتی کی طرح ہیں۔

مُردہ چیخنے لگا، ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب، ''عُیُونُ الحِکایات'' حصّہ اوّل صفحہ 246 پر حضرتِ سیِّدُنا امام عبدالرَّحمٰن بن علی جوزی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوی تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خلف بن تمیم عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الۡعَظِیۡم فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالحُصَیب بشیر عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القدیر کا بَیان ہے کہ میں تجارت کیا کرتا تھا اور اللہُ غفّار عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے کافی مال دار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں مُیَسَّر تھیں اور میں اکثر ''ایران'' کے شہروں میں رہا کرتا تھا۔ **ایک مرتبہ** مجھے میرے مزدور نے بتایا کہ فُلاں مسافر خانے میں ایک لاش بے گور و کفن پڑی ہے، کوئی دفنانے والا نہیں۔ یہ سن کر مجھے اُس مرنے والے کی بے کسی پر ترس آیا اور

خیرخواہی کی نیّت سے تَجھِیز وتَکفِین کا اِنتِظام کرنے کیلئے میں مسافِر خانے پہنچا تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہے جس کے پیٹ پر کچّی اینٹیں رکھی ہیں۔ میں نے ایک چادر اُس پر ڈال دی، اُس لاش کے قریب اُس کے ساتھی بھی بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص بہُت عِبادت گُزار اور نِکوکار تھا، ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم اِس کی تَجھِیز وتَکفِین کا اِنتِظام کرسکیں۔ یہ سن کر میں نے اُجرت پر ایک شخص کو کفن لینے اور دوسرے کو قَبْر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم لوگ مل کر اُس کی قبْر کے لئے کچّی اِینٹیں تیّار کرنے اور اُسے غُسْل دینے کے لئے پانی گرم کرنے لگے۔ **ابھی ہم اِنہیں کاموں میں مشغول تھے کہ یکا یک وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا، اینٹیں اُس کے پیٹ سے گر گئیں پھر وہ بڑی بَھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی!** اُس کے ساتھی یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن میں ہمّت کر کے اُس کے قریب گیا اور

بازو پکڑ کر اُسے ہلایا اور پوچھا: تُو کون ہے اور تیرا کیا مَعاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا: میں کوفے کا رہائشی تھا اور بدقسمتی سے مجھے ایسے بُرے لوگوں کی صحبت ملی جو حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اُن کی بری صُحبت کی وجہ سے میں بھی اُن کے ساتھ مل کر شَیْخَیْن کَرِیْمَیْن یعنی حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیتا اور اُن سے نفرت کرتا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوالخُصَیب بشیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القدیر فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے توبہ واِستِغفار کی اور اُسے کہا: اے بدبخت! پھر تو تُو واقِعی سخت سزا کا مُستَحِق ہے لیکن یہ تو بتا کہ تُو مرنے کے بعد زندہ کیسے ہوگیا؟ تو وہ کہنے لگا: میرے نیک اَعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی گستاخی کی وجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہَنَّم کی طرف لے جایا گیا اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دکھایا گیا اور کہا گیا: ''اب تجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ تُو اپنے بدعقیدہ

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ساتھیوں کو اپنے دردناک اَنجام کی خبر دے اور اُنہیں بتائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دشمنی رکھنے والا آخرت میں کس قدر دردناک عذاب کا مُستَحِق ہے۔ جب تُو اُن کو اپنے بارے میں بتاچکے گا تو تجھے دوبارہ تیرے اصلی ٹھکانے (یعنی جہنَّم) میں ڈال دیا جائے گا۔'' بس! یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اِس عبرت ناک حالت سے گستاخانِ صحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گستاخیوں سے باز آجائیں ورنہ جو اِن حضراتِ قُدسِیَّہ عَلَیھِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عَظَمت نشان میں گستاخی کرے گا اُس کا انجام بھی میری طرح ہوگا۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مُردہ حالت میں ہوگیا۔ اِتنی دیر میں قبر کھودی جاچکی تھی اور کفَن کا انتِظام بھی ہو چکا تھا لیکن میں نے کہا: میں ایسے بدبخت کی تَجھِیز وتَکْفِین ہرگز نہیں کروں گا جو شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی حضرتِ سیِّدُنا صدِّیق اَکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا گستاخ ہو اور میں تو اِس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے واپَس چل دیا۔ بعد میں مجھے کسی

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

نے خبر دی کہ اُس کے بدعقیدہ ساتھیوں نے ہی اُس کو غُسل دیا اور نمازِ جنازہ پڑھی۔ اُن کے عِلاوہ کسی نے بھی نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کی۔ حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیم فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوالحُصَیب بشیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القدیر سے پوچھا: کیا آپ اس واقِعے کے وقت وہاں موجود تھے؟ انھوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اپنی آنکھوں سے اُس بدبخت کو دوبارہ زندہ ہوتے دیکھا اور اپنے کانوں سے اُس کی باتیں سنیں۔ یہ واقِعہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَظِیم نے فرمایا: اب میں گستاخانِ صحابہ کے اِس عبرت ناک اَنجام کی خبر لوگوں کو ضرور دوں گا تا کہ وہ عبرت پکڑیں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ (عیون الحکایات (عربی) ص١٥٢ دارالکتب العلمیة بیروت)

رَبُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ ہمیں صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عَظَمت نشان میں گستاخی و بے ادَبی سے محفوظ رکھے اور تمام صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سچی مَحَبَّت اور اُن کی خوب تعظیم کرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اٰمین

رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے، ہمیں بے اَدبوں اور گستاخوں سے ہمیشہ محفوظ و مامون رکھے اور ہم سے کبھی ادنیٰ سی گستاخی بھی سرزد نہ ہو۔

محفوظ سدا رکھنا خدا بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

ربُّ الاکرم عَزَّوَجَلَّ کی قسم! گستاخوں کا اَنجام بڑا دردناک وعبرتناک ہوتا ہے۔ ایسے نامراد زمانے بھر کے لئے عبرت کا سامان بن جاتے ہیں۔ جو اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاک بارگاہوں میں نازیبا کلمات کہتے یا صَحابۂ کرام واَولیاءِ عُظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک شان میں مُزخرفات (م۔زَخ۔رَ۔فات۔یعنی گالیاں) بکتے ہیں آخرت میں تو تباہی و بربادی اُن کا مقدَّر ضرور بنے گی مگر وہ دنیا میں بھی ذلیل ورُسوا ہوکر زمانے بھر کے لئے نشانِ

عبرت بن جاتے ہیں اور حقیقی مسلمان کبھی بھی اُن کے عقائد و اَعمال کی پیروی نہیں کرتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہمیشہ باادب رہنے اور باادب لوگوں یعنی عاشقانِ رسول کی صحبت اِختیار کرنے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرمائے اور بے ادبوں اور گستاخوں کی صحبت سے ہماری حفاظت فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

از خدا جُوئیم توفیقِ ادب　　بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

(یعنی اپنے رب عزوجل سے توفیقِ ادب طلب کرو، بے ادب فضلِ رب سے محروم پھرتا ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فاروقِ اعظم کے مُتَعَلّق عقیدۂ اہلسنّت

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُتَعَلّق اہلِ سنّت وجماعت کا کیا عقیدہ ہے؟ اِس کو بھی جاننا ضروری ہے چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفحہ 241 پر ہے: ''بعدِ اَنبیا و مُرسلین (عَلَیہِمُ

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الصَّلٰوۃُ وَالتَّسلِیم)، تمام مخلوقاتِ اِلٰہی اِنس وجنّ ومَلَک (یعنی فِرِشتوں) سے اَفضل صدِّیقِ اَکبر ہیں، پھر عُمَر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، جو شخص مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الکَرِیْم کو صِدّیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے گمراہ، بدمذہب ہے۔'' (بہارِ شریعت)

صَحابہ میں ہے اَفضل حضرتِ صِدّیق کا رُتبہ
ہے اُن کے بعد اعلیٰ مرتبہ فاروقِ اعظَم کا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قران، ''**کنزالایمان مع خزائنُ العرفان**'' صَفحہ 974 پر اللہُ المَجِید عَزَّوَجَلَّ سُورَۃُ الحَدِید پارہ 27، آیت نمبر 29 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ فضل اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہاتھ ہے، دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بڑے فضل والا ہے۔

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بدمَذہبیّت سے نَفرت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' (مکمَّل) صَفُحَہ 302 پر ہے: حضرتِ عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نمازِ مغرِب پڑھ کر مسجِد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟ امیرُ الْمُؤمِنِین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے خادم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آؤ۔ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زَبان سے ایسا نکلا جس سے ''بدمذہبی کی بُو'' آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوا لیا اور اسے نکال دیا۔ (کَنزُ الْعُمّال ج ١٠ ص ١١٧ رقم ٢٩٣٨٤ دارالکتب العلمیة بیروت)

فارِقِ حقّ و باطل امامُ الھُدٰی
تیغِ مَسلُولِ شدّت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس شعر کا مطلب ہے: حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حق و

باطل میں فرق کرنے والے، ہدایت کے اِمام اور اِسلام کی حمایت میں سختی سے بلند کی ہوئی تلوار کی طرح ہیں، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

''ملفوظاتِ اعلٰی حضرت'' (مکمّل) صَفْحہ 277 پر امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا حکم پوچھا گیا تو اِرشاد فرمایا: ''(بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا) حرام ہے اور بدمذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہرِ قاتل۔ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ یعنی انھیں اپنے سے دور کرو اور ان سے دور بھاگو وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مقدّمہ صَحیح مُسلِم حدیث۷ ص ۹ دار ابن حزم بیروت) اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے، اِنَّھَا اَکْذَبُ شَیْءٍ اِذَا حَلَفَتْ فَکَیْفَ اِذَا وَعَدَتْ (نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے) صحیح حدیث میں فرمایا: جب دجّال نکلے گا، کچھ (افراد) اسے تماشے کے طور

پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مُستقیم (یعنی قائم) ہیں، ہمیں اس سے کیا نقصان ہوگا؟ وہاں جا کر وَیسے ہی ہوجائیں گے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج٤ ص١٥٧ حدیث ٤٣١٩) حدیث میں ہے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا حَشر اسی کے ساتھ ہوگا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج٥ ص١٩ حدیث ٦٤٥٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پانے، دل میں صَحابۂ کِرام واولیاءِ عُظام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت جگانے، نیک صحبتوں سے فیض اُٹھانے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیۓ، **عاشقانِ رسول** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اختیار کیجئے اور کامیاب زندَگی گزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اجتماع میں شرکت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے ہر دلعزیز مَدَنی چینل کے سلسلے دیکھئے۔اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّبِین وصالحین کی مَحبَّت کو دن بدن بڑھتا ہوا محسوس فرمائیں گے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکَرَم سے اِن نُفُوسِ قُدسِیَّہ کا فیضان اور اِن کی نظرِ شفقت شاملِ حال ہوگی۔ ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چُنانچہ

آقا نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگا لیا

ثناخوانِ رسولِ مقبول، بُلبلِ روضۂ رسول، مداحِ صحابہ وآلِ بتول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مبلّغِ دعوتِ اسلامی الحاج ابوعُبید قاری حاجی مشتاق احمد عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی وفات سے چند ماہ قَبل مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کو) کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب اِرسال کیا تھا، اُس میں انہوں نے بقسم اپنا واقِعہ کچھ یوں تحریر کیا تھا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو سُنہری جالیوں کے رُوبرو پایا، جالی مبارک میں بنے ہوئے تین سوراخ میں سے ایک سوراخ میں

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جب جھانکا تو ایک دلربا منظر نظر آیا، کیا دیکھتا ہوں کہ **سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی شیخینِ کریمین یعنی حضرتِ سیّدُنا ابوبکر صِدّیق اور حضرتِ سیّدُنا عُمر **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی حاضرِ خدمت ہیں۔ اتنے میں **حاجی مُشتاق عطّاری** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البَارِی **بارگاہِ محبوبِ باری** عزوجل وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں حاضر ہوئے سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حاجی مُشتاق عطّاری کو سینے سے لگالیا اور پھر کچھ ارشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں پھر آنکھ کُھل گئی۔

آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یا مصطفٰے
آرزو کب آئے گی بَر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ

رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (مِشکاۃُ المَصابِیح ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

سنّتیں عام کریں، دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان، مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 12 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج۳ ص۳۵۲

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

حدیث ۱۸۹۲) ﴿2﴾ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج۳ ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ ج۶ ص ۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ﴿3﴾ پینے سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھ لیجئے ﴿4﴾ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ سے پیجئے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ﴿5﴾ پانی تین سانس میں پیجئے ﴿6-7﴾ سیدھے ہاتھ سے اور بیٹھ کر پانی نوش کیجئے ﴿8﴾ لوٹے وغیرہ سے وضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابَہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

وضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے علاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔(ماخوذاز:فتاوی رضویه ج٤ص ٥٧٥ ج ٢١ ص ٦٦٩) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ﴿9﴾ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے۔(اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج ٥ ص٥٩٤) ﴿10﴾ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہیے ﴿11﴾ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: بسم اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰه دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٢ ص ٨ دارصادر بیروت) ﴿12﴾ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے۔ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** (312 صَفَحات) نیز **120** صَفَحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو   لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو   پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّہ کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

٧٨٦ فہرس ٩٢

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرودِ پاک کی فضیلت	1	سایۂ عرش پانے والے خوش نصیب	26
صدائے فاروقی اور مسلمانوں کی فتح یابی	2	فاروقِ اعظم کا خوفِ خدا	27
سیِّدُ ناعُمر فاروقِ اعظم کا تعارُف	7	فاروقِ اَعظم کا جنّتی مَحَل	28
قُربِ خاص	10	درَّہ پڑتے ہی زلزلہ جاتا رہا	30
صاحِبِ کرامات	11	’’عمر فاروق‘‘ کے فضائلِ بزبانِ مصطفٰے	31
کَرامَت حق ہے	11	ہمیں حضرتِ عُمر سے پیار ہے	33
کَرامَت کی تعریف	12	جس سے محبت، اُسی کے ساتھ حشر	34
افضل الاولیاء	13	عَظَمتِ صحابہ	37
دریائے نیل کے نام خط	15	مُردہ چیخنے لگا، ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے	39
ناجائز رسم ورواج اور مسلمانوں کی حالت زار	17	فاروقِ اعظم کے متعلِّق عقیدۂ اہلسنّت	45
3 بیماریاں	20	بدمَذہبیّت سے نفرت	47
مذکورہ بیماریوں کا علاج	21	آقا نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگالیا	50
قبر والے سے گفتگو	24	پانی پینے کے 12 مَدَنی پھول	52

www.dawateislami.net
WWW.NAFSEISLAM.COM